الله

صلى الله عليه وسلم
محمد

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ۔ مجددیہ سعیدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ اِلَی الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ اَرْسَلَ رُسُلًا ذَوِی التَّکْرِیْمِ خَتَمَهُمْ بِالنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ ذَوِی الْمَجْدِ وَالتَّعْظِیْمِ ط

اِلٰہ العالمیں کیونکر بیاں ہو تیری عظمت کا
کہ ہر لحظہ کھلا ہے ہم پر در تیری عنایت کا
بھٹکتی پھرتی ہے عالم میں خلقت دربدر ماری
مگر مجھ کو تو مولا آسرا ہے تیری رحمت کا
کرم فرما الٰہی واسطہ تیری جلالت کا
ترے محبوب ختم المرسلین کی شانِ رحمت کا

سلام اُن پر اور اُن کے آل اور اصحابِ برتر پر
سدا سایہ رہے اُن پر الٰہی تیری رحمت کا

مرا دل میرا سینہ معرفت کے نور سے بھر دے
الٰہی واسطہ صدیقِ اکبرؓ کی صداقت کا

طفیلِ حضرت سلمان فارسؒ قاسمؒ و جعفرؒ
کر اس ناچیز کو پابند احکامِ شریعت کا

خدایا! صدقہ حضرت بایزیدؒ شاہِ عرفاں کا
جناب بو الحسنؒ خرقانیٔ شیدائے وحدت کا

ابو القاسمؒ جو قطبِ وقت تھے اور بو علی طوسیؒ
وسیلہ یوسف ہمدانؒ کے علم اور حکمت کا

وہ وحدت کا سمندر جس کی گردابوں میں مسکن تھا
جنابِ خواجہ عبدالخالقؒ خضرِ طریقت کا

عطا کر نورِ عرفاں خواجۂ عارفؒ کے تصدق سے
وسیلہ خواجہ محمودؒ ولئِ باکرامت کا

عزیزانِ علیؒ رامیتنی اور بابا سمّاسیؒ
کہ شاہانِ زماں کو تھا شرف جن کی اطاعت کا

امیر اتقیاء سیّد کلالؒ آلِ رسول اللہؐ
جنہوں نے نور سے سینچا شجر باغِ طریقت کا

ترے محبوب شاہِ نقشبند خواجہ بہاءُ الدینؒ
کہ دل پر نقش مجھ ناچیز کے ہے جن کی نسبت کا

مشامِ جاں کو میرے کر معطّر عطرِ وحدت سے
تصدق حضرتِ خواجہ علاؤُ الدّیں کی حرُمت کا

ستونِ نقشبنداں مولوی یعقوب چرخیؒ تھے
بجایا شاہ عبیداللہؒ نے ڈنکا فتح و نصرت کا

جنابِ زاہدِ وخشیؒ و درویشِ محمدؐ سے
عطا خواجہ محمدؒ کو ہوا خِرقہ سعادت کا

وہ اَوجِ بختِ کشور وہ سراپارحمتِ دَاور
وہ دُرِّ تاجِ پیغمبر ہے شہرہ جن کی جودت کا

الٰہی! جام بھربھر کر پلادے پَے بہ پَے مجھ کو
محمدؐ باقی باللہؒ مستِ صہبائے محبت کا

وہ کانِ معنی توحید جانِ مذہب و ملت
وہ سرّ لامکانی سروبُستانِ رسالت کا

بنادے مجھ کو مستانہ مجدّد الفِ ثانیؒ کا
میں پروانہ بنوں شمعِ شبستانِ نبوّت کا

چراغ ہفت محفل خواجۂ معصومؒ اہل دل
ہے جن کے دَم سے روشن کل جہاں میں نورِ نسبت کا

وہ سیف الدین والدنیا نشانِ عروۃ الوثقیٰ
مٹایا نقش دُنیا سے جنہوں نے کفر و ظُلمت کا
وسیلہ حافظِ محسنؒ کا اور نورِ محمدؒ کا
ملے حصہ الٰہی مجھ کو بھی نورِ ہدایت کا
الٰہی! واسطہ لایا ہوں شمسِ برجِ عرفاں کا
جنابِ مرزا مظہرؒ جانِ جاناں کی شہادت کا
طفیل شاہ عبداللہؒ مجدد دہلوی یارب!
توسط بوسعید احمدؒ ملے خرقہ سعادت کا
بحقِ خواجۂ احمد سعیدؒ دہلوی مجھ کو
عطا فرما شرف شاہِ مدینہ کی زیارت کا
تصدق دوست محمدؒ خواجہ عثمانِؒ دامانی
وسیلہ صوفئ صافی سراج الدینؒ و ملت کا

سراپا فضلِ حق فضلِ علیؒ کے روپ میں آیا
گنہگاروں کو پہنچانے سندیسہ تیری رحمت کا
قریشی* ہاشمی خواجہ محمد سعیدؒ کا صدقہ
بندھا تھا جن کے سر سہرا توکل اور قناعت کا
طفیلِ* حضرت عبدالغفور عباسیِ مدنی
عطا ہو قُرب دائم مجھ کو دربارِ رسالتؐ کا
ہیں دریائے تصوف نورِ تقویٰ محمد علی نوازؒ
نہیں ملتا کنارہ جن کے فیضِ بے نہایت کا

یہ دونوں* بزرگ حضرت فضلِ علی قریشیؒ کے خلیفہ مجاز تھے اور حضرت سیّد علاؤالدین شاہ صاحب جیلانیؒ کے شیخ مکرم تھے۔ سلسلہ سعیدیہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کو اجازت بواسطہ حضرت صُوفی محمد علی نواز صاحبؒ ہے۔

شیاطینِ زماں ان کی نگاہوں سے لرزتے ہیں

کہ شاہنشاہِ کشور بھی ہے شیدا جن کی صورت کا

الٰہی صدقہ اِس شیرِ خدا مرد مجاہد کا

مرے دل سے مٹایا نقش جنہوں نے کفر وظلمت کا

مرے آقا محمدؐ علاؤالدینؒ جو شاہِ وقت تھے مولا

بتایا انہوں نے مجھ کو راستہ تیری محبت کا

تصوف کی بہاریں ان کی محفل میں جو ہوتی ہیں

توجہ فیض اُن کی ہے۔قمر نورِ ہدایت کا

الٰہی تیرا اک بندہ محمد ناصرالدین ہے

بنا ان کو وسیلہ دینِ احمدؐ کی اقامت کا

تیرے محبوب بندےؒ نے کیا ہے اعتماد اِن پر

رہے آباد اِن کے دم سے مئے خانہ محبت کا

میں ان مقبول بندوں کا وسیلہ پیش کرتا ہوں

کہ مولا جوش پر آجائے دریا تیری رحمت کا

چلا نقشِ قدم ہر دم الٰہی اِن بزرگوں کے

کہ جن کو ہے شرف حاصل سدا تیری رفاقت کا

مجھے یاس اور پریشانی نے ہر جانب سے گھیرا ہے

مرا دشمن بنا ہے ذرّہ زرّہ تیری خلقت کا

مصیبت کی گھٹائیں سر میرے چھا گئیں مولا

سوا تیرے اتارے کون یہ طوفان آفت کا

خدایا بارِ عصیاں اس قدر موجود ہے سر پر

نہیں ممکن اس عاجز سے بیان ہو ان کی کثرت کا

نہ عابد ہوں نہ زاہد ہوں کرم جتنے ہیں سب کھوٹے

مگر لَا تَقْنَطُوا مضمون ہے قرآن کی آیت کا

کرم فرمائے گر مولا تو تیری بے نیازی ہے
نتیجہ قہر تیرا ہے۔ میرے عصیاں کی کثرت کا
بھَلا ہوں یا بُرا۔ امت میں محبوبؐ کی تیرے
بھروسہ ہے مجھے محشر میں حضرتؐ کی شفاعت کا
میں بدکردار و نالائق ہوں پر تیرا ہی بندہ ہوں
کدھر بھٹکوں بتا در چھوڑ کر تیری سخاوت کا
میں ہر جانب سے نااُمید تیرے دَر پہ آیا ہوں
الٰہی مجھ کو مت ٹھکرا تصدق تیری غیرت کا
ترا شیوہ عطا، مجھ سے خطا ہوتی رہی دائم
اس عاجز سے وہ کر جو ہو تقاضا تیری رحمت کا
الٰہی میرا دامن گوہر مقصود سے بھر دے
کبھی خالی نہیں جاتا بھکاری تیری رحمت کا

مرا مقصود تو ہی ہے۔رضا اپنی عطا فرما
مرے مولا! بھروں ہردم میں دم تیری محبت کا

مرا ظاہر ہوایسا جس سے تو خوش ہو خداوندا!
مرا باطن نمونہ ہو اَطِیْعُوااللّٰہ کی آیت کا

مرا دین اور ایماں، میری دنیا اور میری عقبٰی
غرض ہر کام میں ہو آسرا تیری حمایت کا

مجھے نعمت دے اور نعمت کے شکرانے کی ہمت دے
کروں حمد وثنا اور شکر دائم اِس عنایت کا

ترا شیوہ عطا، مجھ سے خطا ہوتی رہی دائم
اس عاجز سے وہ کر جو ہو تقاضا تیری رحمت کا

کرم فرما الٰہی ! واسطہ تیری کریمی کا
محمد مصطفیٰ کی رحمت اللعالمینی کا

سلام اُن پر اور اُن کے آل اور اصحابِ برتر پر
سدا سایہ رہے ان پر الٰہی تیری رحمت کا

الٰہی ! لکھنے والے، پڑھنے والے، سننے والے سب
ثمر پائیں تری رحمت سے اس شجر طریقت کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٥ وَصَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ، مجدّدیہ، غفوریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ

حمدِ کل ہے رب کی ذاتِ کبریا کے واسطے
اور درود و نعت مولا مصطفےٰ کے واسطے

اے خدا تو اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
فضل کر مجھ پر محمدؐ مجتبےٰ کے واسطے

حضرت صدیق اکبرؓ یارِ غارِ مصطفےٰؐ
صدق دے کامل تو ایسے پُر صفا کے واسطے

حضرت سلمان فارسؓ شمسِ برُجِ معرفت

درد اپنا دے مجھے اُس جاں فدا کے واسطے

حضرتِ قاسمؒ تھے پوتے حضرتِ صدیقؓ کے

عالی ہمت کر مجھے اس ذُوالعلا کے واسطے

حضرتِ جعفرؒ امامِ اتقیا واصفیا

مطمئن مجھ کو بنا اس ذی عطا کے واسطے

قطبِ عالم غوث اعظم شیخِ اکبر بایزید

نورِ عرفاں دے مجھے نورالوریٰ کے واسطے

خواجہ حضرت بُوالحسن جو ساکنِ خرقان تھے

ذکر قلبی دے مجھے اس بار ضا کے واسطے

حضرت خواجہ ابُوالقاسم جو تھے گُرگان کے

ہو گناہوں سے رہائی پُر حیا کے واسطے

فارمدی شیخ عالم خواجہ حضرت بو علی

دے مجھے اعمالِ صالح اولیاء کے واسطے

حضرتِ خواجہ ابو یوسف جو تھے ہمدان کے

نفس ہو مغلوب میرا مقتدا کے واسطے

غجدوانی خواجہ عبدالخالق شیخ کمال

دل منوّر کر مرا شمسُ الضحےٰ کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد عارف ریوگری

اپنا عارف کر مجھے اس پیشوا کے واسطے

ساکنِ انجیر فغنہ یعنی محمودِ ولی

دے مجھے توفیقِ حق اُس بے بہا کے واسطے

حضرتِ خواجہ عزیزانِ علی رامیتنی

نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے

خواجہ بابا سماسی عاشقِ ذات خدا

عشق سے پُردل ہواس عاشقِ خدا کے واسطے

میرِ میراں حضرت شاہ کَلالِ مُتّقی

کر روا سب حاجتیں اُس پُرسخا کے واسطے

حضرتِ خواجہ بہاؤ الدین جو تھے نقشبند

کر منقش دل میرا نور الہٰدی کے واسطے

حضرتِ خواجہ علاؤالدین جو عطّار تھے

دل معطر ہو میرا اس خوش لِقاء کے واسطے

حضرتِ یعقوب چرخی بیکسوں کے دستگیر

میری غفلت دور کر اس باعطا کے واسطے

حضرت خواجہ عبیداللہ جو احرار تھے

دمبدم ہو عشق زائد دلرُبا کے واسطے

حضرت خواجہ محمد زاہدِ زہدِ کمال

مجھ کو زاہد کر دے اس شاہِ ولا کے واسطے

خواجہ درویشِ محمد میر درویشاں ہوئے

خاص درویشوں سے کر اس حق نما کے واسطے

خواجگی خواجہ محمد واقفِ اسرارِ حق

مجھ کو بھی خواجہ بنا مردِ خدا کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد باقی باللہ رازِ داں

راز داں مجھ کو بنا اُس دلکشا کے واسطے

حضرتِ خواجہ مجدّد الفِ ثانی بحرِ علم

مجھ کو صبر و شکر دے بدرالدجیٰ کے واسطے

عُروۃُ الوُثقیٰ محمد خواجہ معصوم اہلِ دل

دل میرا تو کر منوّر دل صفا کے واسطے

خواجہ سیفُ الدّین صاحب سیف تھے جو دین کے

سر کٹے حرص و ہوا کا ذی لقا کے واسطے

حافظِ محسن ولیؒ دہلوی تھے باخدا

معرفت دے مجھ کو اس شمس الھٰدی کے واسطے

سیدِ نورِ محمدّ تھے بدایونی ضرور

عشق سے سینہ جلے سید صفا کے واسطے

مرزا مظہر جانِ جاناں تھے حبیب اللہ شہید

رکھ شریعت پر مجھے پیرِ ہُدیٰ کے واسطے

خواجہ عبد اللہ شاہ جو تھے مُجدّد دہلوی

خاص بندوں سے بنا اُس پارسا کے واسطے

بو سعید احمد کہ غوثِ زماں تھے بے گماں

مجھ کو بھی اسعد بنا اُس باوفا کے واسطے

خواجۂ احمد سعیدِ دہلوی مدنی ہوئے
ذوق وشوق اپنا تو دے اُس اولیاء کے واسطے

حاجی دوست محمد ساکنِ قندھار تھے
قلب ذاکر رکھ مرا اُس خوش ادا کے واسطے

خواجۂ عثمانِ دامانی جو قطبِ وقت تھے
مجھ کو بھی ویسا بنا شیرِ خدا کے واسطے

شہ سراج الدین صاحب تھے امیرِ صوفیاں
مجھ کو صوفی کر خدا اُس باصفا کے واسطے

حضرت فضلِ علی جو نورِ حق میں غرق تھے
میرا دل پُرنور کر اُس پُر ضیا کے واسطے

مجھ کو سرتاپا عطا فرما محبت کا لباس
* خواجہ محمدؐ سعید بے ریا کے واسطے

راہ* میں تیری فدا تھے حضرتِ عبدالغفور
میرے دل کو کر غنی اس ذی غنا کے واسطے

سینہ بریاں چشم گریاں کر عطا مولا مجھے
علی نواز صوفئے عاشقِ خدا کے واسطے

علم وعرفاں کر عطا مجھ کو بھی اے ربّ الغفور
شاہ علاؤالدین مسکیں باخدا کے واسطے

یہ دونوں* بزرگ حضرت فضل علی قریشیؒ کے خلیفہ مجاز تھے اور حضرت سیّد علاؤالدین شاہ صاحب جیلانیؒ کے شیخ مکرم تھے۔سلسلہ سعیدیہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کو اجازت بواسطہ حضرت صوفی محمد علی نواز صاحبؒ ہے

ہیں محمد ناصر الدین طالبِ راہِ خدا
مجھ کو بھی طالب بنا اس باوفا کے واسطے

کر قبول ان ناموں کی برکت سے ہر جائز دعا
یارب! اپنی رحمتِ بے انتہا کے واسطے

میرا دل رکھ دائماً ذاکر بذکرِ اسمِ ذات
اے خدا! جملہ مقدس اصفیا کے واسطے

نیکیوں سے دُور بادریائے عصیاں غرق ہوں
دے رہائی اے خدا مجھ مبتلا کے واسطے

اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا
اپنے اکمل جود اور فضل و سخا کے واسطے

میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خدا راحم بنا
اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یا الٰہی کارِ شیطانی سے مجھ کو دور رکھ
ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا
اے خدا حضرتِ محمد مصطفٰے کے واسطے

آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ○

ذکرِ قلبی

استغفار ۲۵ بار، درودشریف ۳ بار، سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ ایک بار، سورۃ اخلاص مع بسم اللہ ۳ بار، درودشریف ۳ بار پڑھ کر ثواب پیران کبار کی ارواح مقدسہ کو پہنچائے۔ موت کو حاضر تصور کرے پھر زبان ہلائے بغیر خیال سے دل میں اللہ اللہ کہے۔ اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے۔ اثنائے ذکر باری تعالیٰ کی طرف سے نزول فیض کا بھی خیال رکھے اور تھوڑی دیر بعد عجز و نیاز کیساتھ دل میں کہے۔

؎ خداوندا مقصود من توئی و رضائے تو　　محبت و معرفت خود بدہ

یہ بازگشت سے موسوم ہے۔ وقوف قلبی اور بازگشت ذکر شرائط میں سے ہے باوضو ہونا بے حد مفید ہے مگر شرط نہیں۔ وقت فرصت، خواہ متعدد مجالس میں ہو یہ ذکر روزانہ ۲۴ ہزار (یا حسب ہدایت شیخ مقتدا کرے) یہ شغلِ مبارک تقریباً دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے اسکے علاوہ چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، وضو ہو یا نہ ہو ذکر کی طرف دھیان لگائے رکھے۔ حتیٰ کہ وہ دل کا وصفِ لازم بن جائے۔

تسبیحاتِ ثلاثہ

۱. اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ (ایک سو بار)

۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ (ایک سو بار)

۳. سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (ایک سو بار)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (آخر میں ایک بار)

یہ سب تسبیحات ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور رات میں ایک مرتبہ پڑھے

آدابِ شیخ

پیر کامل جب مل جائے تو ان باتوں کا پوری طرح دھیان رکھے کہ:

☆ شیخ کے ساتھ لمبی بات نہ کرے، مختصر کلام کرے ☆ اونچی آواز سے نہ بولے ☆ شیخ کی ہر بات کو توجہ سے سنے اور بات کو نہ کاٹے ☆ جب تک شیخ کی مرضی نہ دیکھے بات نہ کرے ☆ اٹھتے بیٹھتے شیخ کی طرف پیٹھ نہ کرے ☆ شیخ کے سامنے پاؤں نہ پھیلائے ☆ شیخ کی نصیحتوں کو برا نہ مانے ☆ شیخ کی خدمت کرے احسان نہ جتائے اگر مرشد کو اللہ تعالیٰ نے دینوی نعمت دی ہو تو اس کا لالچ نہ کرے تاکہ دل میں غناء پیدا ہو ☆ شیخ کے رشتہ داروں کا ادب اور محبت دل میں رکھے ☆ شیخ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ شیخ کی طرف اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھے ☆ شیخ کے حضور میں دل کو ہمیشہ خطرات سے پاک وصاف رکھے ☆ شیخ کی چیزیں مثلاً کپڑا، جائے نماز، برتن وغیرہ بغیر اجازت کے نہ برتے۔ شیخ کے آگے اپنی علمیت کا فخر نہ کرے ☆ شیخ کے پاس وقتاً فوقتاً جاتا رہے اس سے رابطہ قوی ہوتا ہے۔

رہائش گاہ و خط و کتابت کا پتہ

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان صاحب خاکوانی مدظلہ تعالیٰ

کوٹھی نمبر 21/9 نزد سیون اپ فیکٹری

ڈسٹرکٹ جیل روڈ، ملتان 061-4512005

ناشر

خادم الفقراء والمساکین

سید محمد عرفان جیلانی

خانقاہ

دارُالسّلام

بس سٹاپ موضع ہردیو

شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ، تحصیل وضلع شیخوپورہ

پوسٹ کوڈ = 39321

☎ 04931-885003